بسم اللہ الرحمن الرحیم — [illegible]

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۲ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۲۲ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۱۲ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۸۸

مدینۃ المسیح

65

قادیان ۱۰ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع۔ سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث اور صاحبزادی امۃ الحکیم سلمہا اللہ تعالےٰ تشریف لے گئی ہیں۔ مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ہمراہ ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی درد نقرس کی تکلیف ابھی تک پوری طرح دور نہیں ہوئی۔ ہنوز چلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ کچھ دنوں سے بغل میں پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ جسے پینے سے افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ — بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ — نواب محمد علی خان صاحب کے متعلق شملہ سے بذریعہ ڈاک ۹ اگست کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت نواب صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور خون کا رنگ بھی ہلکا ہے کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — محترمہ سیکرٹری صاحبہ تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ مطلع فرماتی ہیں۔ کہ سب محلوں کی [illegible]

[illegible]

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۲ شعبان ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

عام مخالفت کا جوش و خروش

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا بیہودہ الزام

اور

شادی کا معاملہ

فرمودہ ۷ اگست ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

فرمایا:۔

آج کل ہماری جماعت کے خلاف ایک جوش پایا جاتا ہے۔ تمام مخالف کیا ہندو کیا مسلمان اور کیا وہ احمدی کہلانے والے جو ہماری جماعت میں شامل نہیں ہیں اپنے اخباروں میں اور گفتگوؤں میں سلسلہ کے خلاف بہت زہر اگلتے ہیں جماعت کے بعض دوست اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اس سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس مخالفت کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے۔ کہ یہ تمام جوش و خروش اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس **انکشاف کے بعد** پیدا ہوا ہے۔ کہ اس نے اپنے الہام اور اپنی ہدایت کے ماتحت مجھے یہ بتایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پسر موعود کے متعلق جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس کا مصداق میں ہی ہوں۔ تو ہمیں اس تمام مخالفت سے ایک خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جب بھی کوئی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ تو **مخالفت میں بھی شدت** پیدا ہو جاتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مخالفت صرف واقعہ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ بلکہ اہمیت کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے۔ ایک ہی بات ایک شخص کہتا ہے۔ اور کوئی اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ لیکن دوسرے کے مونہہ سے اس سے کم بات نکلنے پر بھی مخالفت کا ایک جوش اٹھتا ہے۔

قادیان کا ہی ایک ہندو ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ میں رب ہوں۔ وہ کسی وجہ سے دھوکہ کھا کر ایسا نہیں کہتا۔ بلکہ ہمیں چڑانے کے لئے کہتا ہے لیکن وہ اپنے لئے ایک ایسا نام تجویز کرتا ہے۔ اور ایسا دعوےٰ کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی مخالفت ہم پر ہی فرض نہیں۔ بلکہ ہر مسلمان ہر ہندو۔ ہر سکھ اور ہر عیسائی پر فرض ہے۔ اور جتنے لوگ بھی اپنے آپ کو توحید کا قائل بتاتے ہیں۔ ان سب پر فرض ہے۔ مگر سب سنتے ہیں۔ اور خوش ہوتے ہیں کہ یہ اپنے آپ کو **قادیان کا رب** کہتا ہے۔ مگر کیا وہ اس رب کو قادیان کا رب نہیں سمجھتے۔ جو ساری دنیا کا رب ہے؟ کیا ان کے نزدیک قادیان اس رب کی حکومت میں شامل نہیں۔ جو ساری دنیا کا رب ہے؟ کیا وہ مسلمان جو اس ہندو کو رب قادیان کہتے ہیں سمجھتے ہیں۔ کہ قادیان کا رب وہ رب نہیں۔ جو رب العالمین ہے؟ اور کیا وہ عیسائی جو اس شخص کو رب قادیان کہتے ہیں تثلیث کا قائل ہوتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ باپ خدا نے قادیان کو پیدا نہیں کیا؟ اور جب یہ سب لوگ قادیان کو بھی اپنے رب کی پیدا کردہ چیز ہی سمجھتے ہیں۔ تو ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو رب قادیان کہتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ قادیان ان کے خدا کی بادشاہت سے باہر ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ اگر دل میں **ایمان اور یقین** ہو۔ تو اسے سن کر بدن میں آگ لگ جانی چاہیئے۔ اور دل میں یہ جوش پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ اس کی تردید کریں۔ مگر اس شخص کی مخالفت کی بجائے لوگ اس کی باتوں کو شوق سے سنتے ہیں۔ اور اسے رب قادیان کہتے ہیں۔ حالانکہ اس شخص کا یہ دعوےٰ ان کے اپنے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ اور اس کی زد ان کے مذہب پر بھی پڑتی ہے۔ مگر اس کی ان باتوں کی کوئی مخالفت نہیں کی جاتی۔ کیوں ان باتوں پر لوگوں کو غصہ نہیں آتا؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ شخص جو کچھ کہتا ہے وہ تمسخر ہے۔ جس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا۔ اگرچہ وہ **خدا تعالےٰ کی ہتک** کرنے والے ہیں۔ اور اس کے عذاب کو اپنے اوپر بھڑکاتے ہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں اس بات کو سن کر غصہ پیدا نہ ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکل سکتا۔ ہمارے مذہب کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور وہ اس بات کو صرف اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ یہ صرف **جماعت احمدیہ سے تمسخر** ہے۔ اس سے زیادہ اسکا کوئی اثر نہیں ہو سکتا مگر ہماری باتوں پر وہ چڑتے اور سخت غصہ میں آتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالےٰ نے انکے قلوب میں یہ احساس پیدا کر دیا ہے۔ کہ اس دعوےٰ کے بعد اب دنیا میں ضرور تغیر پیدا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: غلام نبی

[illegible] قادیانی پرنٹر [illegible] قادیان [illegible]

اور اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ یہ بیداری جو ہماری مخالفت میں پیدا ہو رہی ہے۔ یہ اس

قلبی احساس کا نتیجہ

ہے۔ کہ یہ دعوے اسلام کے دنیا میں غلبہ کی بنیاد ہے۔ اس دعوے کے بعد اگر لوگوں کے دلوں میں جوش پیدا نہ ہوتا تو یہ کوئی خوشی کی بات نہ ہوتی۔ اور جوش کا پیدا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ دوسرے لوگ اپنے دلوں میں یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اس دعویٰ کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ ہم پر

ایک زبردست حملہ

کرنے والی ہے۔ اور ہمارے آدمی ہم سے الگ ہو کر اس میں شامل ہوتے جائیں گے پس یہ مخالفت تو ہمارے لئے

برکت والی چیز

ہے۔ اور ہماری صداقت کا ایک زبردست ثبوت۔ اگر یہ مخالفت نہ ہوتی۔ تو ہمیں فکر ہونا چاہیئے تھا۔ کہ خدا تعالے کی طرف سے یہ صداقت آئی۔ مگر اسکی مخالفت کیوں نہیں ہوتی۔ خدا تعالے کی طرف سے کسی

صداقت کے آنے کے ساتھ

ہی لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اس سے ہمیں نقصان پہنچیگا۔ جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ ادھر اللہ تعالے کا کلام [illegible] ہوتا ہے۔ ادھر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اپنے اندر ایک ایسی طاقت رکھتا ہے۔ کہ جسکا مقابلہ ہم نہ کر سکینگے۔ اور ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ [illegible] جھوٹا ہے۔ یہ دعویٰ فضول اور لغو ہے مگر اس کے ساتھ ہی ان کے دلوں میں بے کلی اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں سے کہتے ہیں کہ ایسے دعووں سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ یہ غلط ہے۔ جھوٹا ہے اور ساتھ ہی ہر رنگ میں مخالفت شروع کر دیتے ہیں

پیغامیوں کو دیکھ لو

[illegible] ایک ساتھی غلام محمد یہ دعویٰ کر رہا ہے، وہ مصلح موعود ہے۔ اس کے خلاف ان [illegible] مخالفت کا اسقدر جوش پیدا [illegible] میرے اس دعویٰ کے

بعد ہماری جماعت کے خلاف پیدا ہوا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ غلام محمد کے دعویٰ کے متعلق وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ لوگوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب میں نے یہ دعویٰ کیا۔ تو انہوں نے محسوس کیا۔ کہ چونکہ

اللہ تعالے کی تائیدات

حاصل ہیں۔ اسلئے ضرور لوگ اسے سچائی سمجھینگے اور اسکی طرف متوجہ ہوں گے۔ اس لئے انہوں نے مخالفت شروع کر دی شاعر لوگ مجالس میں نعوذ [illegible] پڑھتے ہیں اور لوگ بڑے شوق سے سنتے اور سر دھنتے ہیں۔ مگر قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ جب قرآن سنایا جاتا۔ تو کفار کہتے کہ والغوا فیہ یعنی خوب شور مچاؤ۔ تا کوئی اسے سُن نہ سکے۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ یہی کہ وہ سمجھتے تھے

شعراء کے اشعار سے

ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہماری قوم کو تہ و بالا نہیں کر سکتے۔ مگر قرآن کریم کے متعلق ان کے دل محسوس [illegible] تھے۔ کہ اس میں ایسا اثر ہے۔ کہ [illegible] ضرور اسکی طرف متوجہ ہونگے اور اسے قبول کرینگے اس لئے کہتے تھے۔ کہ خوب شور مچاؤ۔ تا لوگ اسے سُن ہی نہ سکیں۔ بس اس وقت جو ہماری مخالفت ہو رہی ہے۔ یہ وہی چیز ہے جو خدا تعالے کی طرف سے آواز اٹھنے پر ہمیشہ پیدا ہوا کرتی ہے آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ

خدا تعالے [illegible] سے کوئی آواز

اٹھے۔ اور لوگ اسکی مخالفت نہ کریں۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہاں ہندوستان میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو

قرآن کریم کو منسوخ

مانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ الوہیت کی شان اپنے اندر رکھتا تھا۔ مگر ان کی [illegible] مخالفت نہیں ہوئی۔ سوائے اس کے کہ ایران میں شیعوں نے ان کی کچھ مخالفت کی۔ مگر اور کسی فرقہ نے ان کی مخالفت نہیں کی۔ اور سنیوں نے تو یہ سمجھا۔ کہ اچھا ہے یہ شیعوں پر اعتراض اور طنز کرتے ہیں ہمیں ان کی مخالفت کی ضرورت نہیں۔ بہائی لاہور میں

بھی رہتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے، وہ قرآن کریم کو منسوخ مانتے ہیں۔ اور انکا عقیدہ ہے۔ کہ بہاء اللہ کا درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نعوذ باللہ بڑا تھا۔ مگر کیا کبھی کسی مسلمان نے ان کی بھی مخالفت کی ہے۔ یہی اخبارات۔ "احسان" "شہباز" اور "زمیندار" وغیرہ ہیں۔ کیا کبھی انہوں نے

بہائیوں کے خلاف

بھی کبھی آواز اٹھائی ہے کبھی نہیں۔ اور اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ دعوے ناکام رہیں گے۔ مگر ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرتے ہیں۔ آپ کی بلند شان کا اظہار کرتے ہیں۔ صرف ملاؤں نے جو اسوقت مسلمانوں پر حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اسے توڑ کر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت

قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہمارے خلاف یہ لوگ اسقدر شور مچاتے ہیں اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ انکے پاس صداقت ہے جو ضرور غالب آجائیگی۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کو اس مخالفت کو دیکھکر بجائے اسکے کہ غصہ میں آئیں یہ مخالفت ان کے

ایمانوں میں زیادتی کا موجب

ہونی چاہیئے اور ہماری جماعت کے کوئی کمزور لوگ اگر ابھی تک اس دعویٰ کو پوری طرح نہ سمجھے تھے تو اب انکی پوری طرح تسلی ہو جانی چاہیئے۔ کہ دشمن نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ اس دعویٰ میں ایسا بیج ہے جو ایک دن

تمام دنیا پر

چھا جائیگا۔ یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے، ہماری صداقت کا۔ اور یہ تو ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہمارے نقطۂ نگاہ سے بہت ضروری ہے۔ اور بجائے اسکے کہ اس پر غصہ میں آئیں۔ چاہیئے کہ اگر کسی وقت اس مخالفت میں کمی ہوتی دیکھیں۔ تو اس پر اور تیل ڈال دیں۔ تا کہ اس میں کمی نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ بعض لوگ جو قریب آرہے تھے اس مخالفت کی وجہ سے کچھ جھجک گئے ہیں مگر یہ بھی خبریں آرہی ہیں کہ پہلے جن لوگوں کو احمدی کہتے تھے کہ ہمارے اخبار پڑھو۔

اور وہ نہیں پڑھتے تھے۔ اب خود مانگ مانگ کر مطالعہ کرنے لگے ہیں۔ ایک دوست نے لکھا ہے کہ پچھلے دنوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو بعض خیالات میں نے ظاہر کئے تھے۔ جس پرچہ میں شائع ہوئے لوگ بکثرت وہ پرچہ پڑھنے کیلئے مانگتے ہیں۔ ۵۰ او ۶۰ آدمی اسے پڑھ چکے ہیں۔ اور ابھی اتنے ہی اور ہیں جو پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو اس دعویٰ نے ایک

بیداری اور جوش

پیدا کر دیا ہے اور یہ ہمارے لئے بہت اچھی بات ہے۔ جب جوش پیدا ہوگا۔ تو لوگ ہماری باتوں کو زیادہ سنینگے اور زیادہ لوگ صداقت کو قبول کرینگے۔ یہ مخالفت تو الٰہی سلسلوں کیلئے کھاد کا کام دیتی ہے۔ اس سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ شروع میں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انکشاف مجھ پر ہوا تو میں نے بعض دوستوں سے ذکر بھی کیا تھا۔ کہ ابھی تک اسکی کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔ اور اسوجہ سے میرا دل ڈرتا بھی تھا مگر آخر اللہ تعالیٰ نے مخالفت شروع کرا دی اور اب

ہر جگہ مخالفت

ہو رہی ہے اور تمسخر سے کام لیا جاتا ہے، مخالفین کا طریق یہی ہوتا ہے کہ وہ مدعی کی دوسری باتوں کو ساتھ ملا لیتے اور پھر مخالفت شروع کر دیتے ہیں مثلاً میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو کچھ کہا تھا اسے لے لیا حالانکہ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ تو

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان

کو بلند کرنے والی بات ہے، کوئی انسان خواہ وہ کتنا بلند درجہ کیوں نہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہی ہے۔ پس ہم کسی انسان کیلئے یہ کیونکر مان لیں کہ اللہ تعالیٰ کی طاقتیں محدود ہیں۔ اور اس میں ویسا انسان پیدا کرنے کی طاقت نہیں ہے خدا تو غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے، وہ اگر چاہے تو اور دنیا بھی پیدا کر دے وہ جو چاہے کر سکتا ہے پس ہم یہ کیونکر مان لیں کہ خدا تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ قدرت نہیں رکھتا۔ یا کوئی ایسا کام بھی ہے جس میں قدرت کا اظہار ہو اور وہ اسے نہیں کر سکتا وہ جاہل ہے اور خدا تعالیٰ کی توحید سے ناواقف ہے غیر محدود طاقتوں والے

ازلی ابدی خدا

کے سامنے انسان خواہ کتنی ہی بلند شان کا کیوں نہ ہو ایک خاکسار وجود ہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس مَیں نے جو کچھ کہا وہ خدا تعالےٰ کی توحید کے لئے ضروری ہے۔ اور اگر خدا تعالےٰ کی توحید کے قیام کے لئے ہمیں گالیاں کھانی پڑیں۔ ماریں کھانی پڑیں۔ اگر ہمارے سروں پر آرے رکھ کر چیر دیا جائے۔ اگر ہماری ہڈیاں کتوں کے آگے ڈال دی جائیں۔ تو بھی ہمیں کوئی پرواہ نہیں اور اس میں ہمیں عین راحت ہوگی۔ دنیا کا آرام و آسائش تو کافروں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہم سے اچھے کھانے کھاتے۔ اور اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور ہم سے بہت زیادہ راحت اور آرام سے رہتے ہیں۔ مگر جو چیز ان کو میسر نہیں وُہ یہ ہے۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ کے لئے دکھ نہیں اٹھانے پڑتے۔ ورنہ دنیا کا راحت و آرام انہیں ہم سے بہت زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ لوگ ہماری تعریف بھی کریں۔ تو کیا کر سکتے ہیں۔ فرض کرو۔ ہم کوئی ایسا مضمون لکھ دیں۔ جو ان لوگوں کو پسند ہو۔ اور یہ **اخبار شہباز۔ احسان اور زمیندار** وغیرہ جو اس وقت ہماری مخالفت کر رہے ہیں خوش ہو کر ہماری تعریف بھی کر دیں۔ تو یہ کونسی بڑی بات ہے۔ ان اخباروں کی اشاعت تو کچھ بھی نہیں۔ دو دو اڑھائی اڑھائی ہزار ہوگی۔ اور ایک پرچہ کو اوسطاً پانچ آدمی مطالعہ کرتے ہوں گے۔ پس یہ اخبار اگر ہماری تعریف کر دیں۔ تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا۔ کہ ۲۰۔۲۵ ہزار لوگ پڑھ لیں گے۔ مگر **یورپ کے دہریوں کے اخبارات** ایسے ہیں۔ کہ ایک ایک کی اشاعت پچاس پچاس لاکھ تک ہوتی ہے۔ گویا ہندوستان کے کل اردو اخبارات کی اشاعت ملا کر بھی وہاں کے ایک اخبار کی اشاعت کا نصف بھی نہیں ہوگی۔ اور اتنے وسیع حلقے میں بعض دہریوں کے مضامین کی تعریف ہوتی ہے۔ تو اگر یہ اخبار ہمارے مضامین خوش ہو کر شائع بھی کر دیں۔ تو ہمیں وُہ عزت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو یورپ کے بعض دہریہ مضمون نویسوں کو ملتی ہے۔ پس یہ کوئی عزت کی بات نہیں۔ کہ چند لوگ تعریفیں کریں۔ یہ عزت تو دہریوں اور کافروں کو بھی حاصل ہے۔ وہ عزت جو ہمارے سوا آج دنیا میں کسی اور کو حاصل نہیں۔ وُہ یہ ہے۔ کہ آج **خدا تعالےٰ کی خاطر گالیاں کھانیوالا** ہمارے سوا کوئی نہیں۔ اور اس راہ میں جسے لوگ ذلت سمجھتے ہیں وہ ہمارے لئے عزت اور پھولوں کے ہار ہیں۔ اور جسے تباہی کہتے ہیں اسے ہم ترقی سمجھتے ہیں۔ پس **توحید الٰہی کے قیام کی راہ میں** ہمیں خواہ کتنی تکالیف کیوں نہ اٹھانی پڑیں۔ ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اور ہمارے لئے تو خاص حکم ہے۔ کہ توحید کو قائم کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ پس **ساری عزت** اسی میں ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کی توحید کو قائم کریں۔ اسی لئے میں نے جو بات کہی وہ خدا تعالےٰ کی توحید کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ پھر اس بات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی ہتک ہے۔ کہ آپکو اللہ تعالےٰ نے یونہی انعام دے دیا۔ اور آپ نے جو درجہ پایا۔ وہ کسب محنت اور قربانی کی وجہ سے نہیں پایا۔ خدا تعالےٰ کی توحید کے بعد دوسرے درجہ پر ہمارے نزدیک **رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت** کو قائم کرنا ہے اور اس وجہ سے بھی ہم کو جو گالیاں ملتی ہیں۔ وہ ہمارے لئے عزت کا موجب ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے بہت بڑی عزت ہے۔ کہ ان دونوں پیاروں کے لئے ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں۔ اگرچہ گالیاں دینے والے سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ ہماری ذلت کرتے ہیں۔ مگر جب خدا تعالےٰ کے حضور پیش ہوں گے۔ تو یہ گالیاں دینے والے ذلیل ہونگے اور ہم جن کو یہ گالیاں ملیں۔ اس کے حضور عزت پائیں گے۔ اسی طرح جب یہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوں گے۔ تو آپ ان لوگوں سے مونہہ پھیر لیں گے لیکن ہمیں آپ پیار کرینگے

پس یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سے **بڑی نعمت** ہمارے لئے کوئی نہیں ہو سکتی۔ یہ تو ایسی نعمت ہے۔ کہ اگر اس کے لئے ہمیں گردنیں بھی کٹوانی پڑیں۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ **یہ نعمت ہمیں سستی ملی** ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں کوئی قیمت نہیں دینی پڑی۔

پس اس وقت جو جوش ہمارے خلاف پیدا ہوا ہے۔ اس سے گھبرانا ہرگز نہ چاہیئے۔ یہ تو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ **ہم سچائی پر ہیں۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بعض اوقات مخالفت کا جوش کم ہوتا تو آپ اسکو پسند نہ فرماتے۔ اور آپ فرماتے۔ کہ جب لوگ مخالفت زیادہ کرتے ہیں۔ تو احمدی بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ **انبیاء کی مثال** تو اس بڑھیا عورت کی ہے۔ کہ جسے گاؤں کے بچے دق کیا کرتے تھے۔ اور وہ ان کو گالیاں اور بددعائیں دیتی۔ ایک دن گاؤں کے لوگوں نے مشورہ کیا۔ کہ بچے اس بے چاری کو خواہ مخواہ تنگ کرتے ہیں۔ اور یہ ان کو بددعائیں دیتی ہے۔ اس لئے بچوں کو روکنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ کل سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں بچوں کو بند رکھیں۔ اور دروازے نہ کھولیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ دوسرے دن جب وہ بڑھیا باہر نکلی۔ تو کوئی بچہ اسے دق کرنے کے لئے موجود نہ تھا۔ اور اسے گالیاں سننے کی عادت ہو گئی تھی۔ اب وہ ایک گھر کے دروازہ پر جاتی تھی۔ اور کہتی تھی کہ آج کیا تمہارے گھر کی چھت گر گئی۔ اور سب بچے مر گئے۔ دوسرے پر جاتی۔ اور کہتی۔ کہ کیا ہیضہ ہو گیا۔ اور **سب بچے مر گئے** تیسرے پر جاتی اور کہتی۔ کہ کیا تمہارے ہاں آگ لگ گئی۔ اور سب بچے مر گئے۔ آج کوئی بچہ نظر ہی نہیں آتا۔ آخر لوگوں نے سوچا کہ بددعائیں تو یہ بڑھیا یوں بھی دیتی پھرتی ہے۔ پھر بچوں کو بند کرنے کا کیا فائدہ۔ تو یہی حال ہمارا ہے جب مخالف چپ ہو جائیں تو ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ دونوں حالتیں گو تکلیف دہ ہیں مگر دونوں میں سے مخالفت کا زیادہ ہونا زیادہ فائدہ کا موجب ہے۔ کیونکہ مخالفت الٰہی سلسلوں کے لئے **کھاد کا کام** دیتی ہے۔ اور اس لئے خاموشی کو پسند کرنا عقلمندی نہیں۔ ہاں ہر شخص کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا اس کا ایمان ایسا پختہ ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی مخالفت کو برداشت کر سکے۔ پس مخالفت سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ **صحیح فطرت انسانی** ظلم کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کچھ عرصہ تو ایسے لوگ خاموش رہتے ہیں۔ مگر پھر خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ ظلم بلا وجہ ہو رہا ہے۔ اور وہ غور کرنا شروع کرتے ہیں۔ اور اس طرح ہدایت پا جاتے ہیں۔ ہدایت عام طور پر وہی لوگ پایا کرتے ہیں۔ جو یا تو خود مخالفت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور یا مخالفت کرنے والوں کے دوست ہوتے ہیں۔ مخالف لوگ آجکل **نئے رنگ میں مخالفت** کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق میں نے جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ انہیں آڑ بنا کر مخالفت کی جا رہی ہے۔ پھر اب یہ **شادی کا معاملہ** ہے۔ اس کے بارہ میں بھی ایسی ایسی غلط بیانیوں سے کام لیا جا رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اور یہ اسی وجہ سے ہے۔ کہ مخالفین نے محسوس کر لیا ہے کہ انہیں مخالفت کرنی چاہیئے۔ ورنہ لوگ توجہ کریں گے اور حق قبول کر لیں گے۔ اس ضمن میں **عجیب عجیب باتیں** کی جاتی ہیں۔ بعض اخبارات نے لکھا ہے کہ ان کے ۱۵ بچے موجود ہیں۔ یہ تعداد بڑھا کر اس وجہ سے پیش کرتے ہیں۔ کہ لوگ اولاد کی اس کثرت کو دیکھ کر اور شادی کرنے کو زیادہ معیوب خیال کریں گے۔ پھر میری عمر پانچ دس سال بڑھا کر اور لڑکی کی عمر گھٹا کر بیان کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری عمر ۶۰ - ۶۵ سال اور ان کی ۱۴ - ۱۵ سال بیان کرتے ہیں - اور اس طرح ایک نمایاں فرق ظاہر کرکے گویا لوگوں کے دلوں میں یہ بات پیدا کرنا چاہتے ہیں - کہ یہ کیسی مضحکہ خیز شادی ہے - ایسی باتیں لکھنے والوں میں

بعض مسلمان اخبار

بھی ہیں - اور مجھ پر اعتراض کرتے وقت وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں - کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۶۱ سال کی عمر تک شادیاں کی ہیں - یعنی وفات سے دو سال قبل تک - اور اس طرح جو اعتراض وہ مجھ پر کرتے ہیں - وہ اگر کوئی اعتراض کی بات ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی پڑتا ہے - میری عمر تو ابھی ۵۵ سال ہے - مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۶۱ سال کی عمر تک شادیاں کی ہیں - پس مجھ پر اعتراض کرکے یہ لوگ آریوں اور عیسائیوں کو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض

کا موقعہ دیتے ہیں - اور مجھ پر ان کے اعتراضات کی بنا پر آریہ اور عیسائی کہ سکتے ہیں - کہ جب تم مانتے ہو - کہ ۵۵ سال کی عمر میں شادی قابل اعتراض ہے - تو تمہارے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ۶۱ سال کی عمر تک شادیاں کیوں کیں - مگر اس بات کی انہیں کوئی پروا نہیں - کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرا رہے ہیں - اور مجھ پر اعتراض کرنے کے لئے اس شادی کو زیادہ سے زیادہ مضحکہ خیز صورت میں پیش کرتے ہیں - ڈلہوزی میں ہم نے

ایک لیڈی ڈاکٹر

کو بلایا - میری بیوی بیمار تھیں - اور ایک لڑکی بھی بیمار تھی - ان کو وہ دیکھنے آئی - تو میں نے دیکھا کہ وہ مجھے دیکھ کر مسکرا رہی تھی - حالانکہ وہ پہلے کبھی نہ آئی تھی - میں حیران تھا - کہ یہ ہم لوگوں سے واقف تو نہیں - پھر مسکرا کیوں رہی ہے - مریضوں کو دیکھتے وقت بھی کبھی [illegible] سے کوئی بات کرتی اور کبھی میری [illegible] حیرت سے دیکھتی - گویا کہ وہ

کوئی بات کرنا چاہتی تھی - دوسرے دن وہ میری ایک دوسری لڑکی کو دیکھنے گئی - جو ایک دوسری کوٹھی میں تھیں - اور اُن سے اس نے ذکر کیا - کہ میں نے اخبارات میں شادی کے متعلق پڑھا تھا - میں اس بارہ میں مرزا صاحب سے پوچھنا چاہتی تھی - مگر جرأت نہ کرسکی - اور جب اسے

سارے واقعات کی تشریح

کرکے بتایا گیا - تو اس نے کہا - کہ یہ تو بات ہی اور ہے - میں نے تو سنا تھا - کہ ۸ - ۹ سال کی لڑکی ہے جس سے شادی کرنا چاہتے ہیں - اور بلا وجہ کر رہے ہیں - مگر یہاں تو

معقول وجوہ

ہیں - اور حالات بھی اس سے بالکل مختلف ہیں - جو اخبارات میں شائع کئے گئے ہیں

میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے سنایا - کہ بعض

معزز سیاسی قیدی

ان کے پاس آتے - اور سر ڈال کر اس طرح بیٹھ جاتے تھے - کہ گویا انہیں کسی بات کا بڑا افسوس ہے - مگر بات کرنے کی جرأت نہیں کرسکتے تھے - لیکن جیسا کہ بعد میں علم ہوا - وہ ان سے اس بات پر ہمدردی ظاہر کرنا چاہتے تھے - کہ ان کی ہمشیرہ کا انتقال ہوگیا - اور کہ میں نے اور شادی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے - شاہ صاحب نے پہلے انہیں بتایا تھا - کہ میں نے رخصت لی ہے - اور کہ میں مادھوپور جا رہا ہوں - انہوں نے سنایا کہ جس روز میں چلنے والا تھا - بعض سرکردہ قیدی مجھے رخصت کرنے کے لئے آئے - تو میں نے انہیں بتایا کہ اب میں نے پروگرام بدل لیا ہے - اور وجہ یہ کہ میری

بھتیجی کی شادی

ہے - اور میں وہاں جاؤں گا - ان کو جب سارے واقعات کا علم ہوا - تو انہوں نے کہا - ہمیں تو ان حالات کا علم نہ تھا - ہم نے تو اخبارات میں جو کچھ پڑھا تھا - اس سے سمجھتے تھے - کہ آپ ہمدردی کے مستحق ہیں - کہ آپ کی ہمشیرہ کی وفات کے بعد آپ کے بہنوئی دوسری شادی

کر رہے ہیں - مگر چونکہ وہ آپ کے امام بھی ہیں - اس لئے ہم جرأت نہ کرسکتے تھے کہ آپ سے یہ باتیں کریں - اگر دل میں ہم یہی سمجھتے تھے - کہ آپ لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے - جب ان کو تمام حالات سنائے گئے - تو انہوں نے کہا - کہ

اخبارات نے بہت جھوٹ بولا

ہے - یہ تو بالکل مناسب بات ہے اور مناسب حال شادی ہے - ڈلہوزی میں جو لڑکے جاتے ہیں - ان کو راستہ میں روک کر لوگ پوچھتے ہیں - کہ سنا ہے - ایسا واقعہ ہوا ہے - بعض اخباروں نے تو

عجیب عجیب لطیفے

لکھے ہیں - میں نے بتایا تھا - کہ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بظاہر حالات سیدہ بشریٰ بیگم کے ہاں اولاد نہیں ہوسکتی - مگر بعض اخبارات نے لکھا ہے کہ میں نے کہا ہے - کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کہا ہے - کہ ان سے آئندہ نبی پیدا ہوگا - بعض ناواقفیت کی وجہ سے ان کو یہ تو پتہ نہیں - کہ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں - مگر لکھا ہے کہ جب میں نے اس شادی میں کچھ تامل کیا - تو خدا تعالےٰ نے کہا کہ اگر تم نے یہ شادی نہ کی - تو ہم تمہارے خاندان سے نبوت چھین لینگے

خطبہ نکاح

شائع ہو جانے کے بعد جس میں سب حالات کھول کر بیان کر دئیے گئے تھے - ان لوگوں کا اسقدر جھوٹ بولنا بتاتا ہے - کہ واقعہ میں

یہ زمانہ مصلحین کے آنیکا ہے

ان لوگوں کا اس طرح جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنا اور اس قدر بے باکی سے کذب بیانی سے کام لینا ظاہر کرتا ہے - کہ اس وقت کسی مصلح کی واقعی ضرورت ہے - یہ سارے کے سارے وہ لوگ ہیں - جو

کسی نہ کسی نبی کے ماننے والے

ہیں - حضرت کرشن کو ماننے والے اگر یہ کہتے ہیں - کہ ان کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں - تو وہ بتائیں - کہ حضرت کرشن کا کیا اثر ان پر قائم ہے - بھیڑیں گوہ کھانے کے لئے جسطرح دوڑتی ہیں - یہ لوگ اسی طرح جھوٹ کی غلاظت پر منہ مارنے کے لئے دوڑتے ہیں - ان کو اتنا خیال نہیں آتا - کہ یہ لوگ اپنی اپنی قوم کے معزز لیڈر سمجھے جاتے ہیں - اخباروں کے ایڈیٹر ہیں - جو اپنی اپنی قوموں کی رہنمائی کے مدعی ہیں - اور جب یہ لوگ اسقدر جھوٹ بولتے ہیں - تو وہ بتائیں - کہ حضرت کرشن کا ان پر کیا اثر باقی ہے حضرت رامچندر کا ان پر کیا اثر باقی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں کی زندگیوں میں آپ کا کیا اثر باقی ہے - جب کہ یہ بھی نہایت بے باکی کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں - پس ان انبیاء کا اپنے اپنے ماننے والوں پر آج کسی بھی اثر کا باقی نہ ہونا بتاتا ہے - کہ

آج ضرورت ہے

اس امر کی کہ دنیا میں نیا کرشن آئے - نیا رامچندر آئے - تاکہ دوبارہ دنیا میں سچ کو قائم کیا جاسکے - اور ان کو اس طرح جھوٹ بولنے اور جھک مارنے سے روکیں - کسقدر عجیب بات ہے - کہ

A Heavenly Message to all the Nations of the Globe

دنیا کی تمام اقوام کو ایک آسمانی پیغام

اس میں حضرت مصلح موعود کی لنڈن میں فرمائی ہوئی وہ تقریر جو ایک آسمانی پیغام کے نام سے مشہور ہے وہ بھی شامل ہے - اس میں اور بھی بہت سے تبلیغی مضامین ہیں جن سے غیر مسلم اور غیر احمدی اصحاب پر احمدیت کی حجت پوری ہوسکتی ہے

اس اسّی صفحہ کے رسالہ کی قیمت ۳ر معہ محصول ڈاک

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

میں تو کہتا ہوں کہ بظاہر حالات اولاد ہو نہیں سکتی - مگر یہ لوگ میری طرف یہ بات منسوب کر کے شائع کرتے ہیں کہ گویا میں کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ آئندہ نبی ان کے ہاں پیدا ہوگا۔ پھر بعض اخباروں نے لکھا ہے کہ

جماعت احمدیہ

نے اس شادی کی مخالفت کی۔ حالانکہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ کسی نے کوئی مخالفت نہیں کی۔ سوائے ایک شخص کے جسے غلط فہمی ہوگئی تھی اور اس نے بھی یہ لکھا کہ آپ کو کسی بڑی عمر کی عورت سے شادی کرنی چاہیئے اور یہ بھی اس نے اسلئے لکھا کہ اسے اصل حالات کا علم نہ تھا۔

کسی نے کوئی مخالفت نہیں کی

مگر یہ اخبار لکھ رہے ہیں کہ جماعت نے بہت مخالفت کی۔ پھر لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے کہا کہ اگر تم نے یہ شادی نہ کی۔ تو نبوت چھن جائیگی یہ کتنا بڑا افترا، جھوٹ اور بہتان ہے - اور ایسا جھوٹ بولنے والوں میں مسلمان بھی ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم کا ان پر اب کیا اثر باقی ہے۔ جب

لیڈروں اور ایڈیٹروں کی یہ حالت

ہے جو رہنمائی کے مدعی ہیں۔ اور وہ واقعات کو اس طرح بدل دیتے ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اب ان کے لئے کسی فائدہ کا موجب نہیں رہا۔ اور ضرورت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی زندہ بروز پیدا ہو۔ جو ایک ایسی جماعت قائم کرے - جو دنیا میں صداقت اور راستی پر قائم رہنے والی ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید کا نام لیوا کون ہوگا۔ کیا دنیا میں توحید الہٰی کو قائم کرنے والے یہ جھوٹے اور بے حیا لوگ ہونگے ان لوگوں کا اس قدر بے باکی سے جھوٹ بولنا ثبوت ہے اس امر کا کہ ان کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی محبت نہیں۔ حضرت کرشن اور حضرت رام چندر کی کوئی محبت نہیں کیونکہ اگر ان بزرگوں کی محبت ان کے دلوں میں ہوتی تو یہ اسطرح کبھی جھوٹ نہ بولتے۔ پس ان لوگوں کا اس طرح جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنا خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لانے اور خود

ان بزرگوں کی روحوں کو جوش میں لانے والی بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے بروز دنیا میں بھیجے۔ تا پھر دنیا میں صداقت قائم ہو سکے۔ اور تا پھر دنیا کو راستبازی کی طرف لایا جا سکے۔

سید حبیب اللہ صاحب نے سنایا کہ ان ایڈیٹروں میں سے جو اس شادی کی مخالفت کرتے اور اسے نامناسب ظاہر کرتے ہیں ایک کا بیٹا بھی نظر بند ہے۔ اسے اور اس کے ساتھیوں کو جب یہ سارے حالات سنائے گئے تو ان سب نے کہا کہ یہ تو

بالکل مناسب شادی

ہے بلکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو نامناسب ہوتا۔ اب دو ہی صورتیں ہیں کہ یا تو صحیح واقعات کو سنکر انہوں نے صحیح بات کو سمجھ لیا۔ یا پھر یہ کہ تعصب کی وجہ سے جھوٹ بولا۔

اکسیر اٹھرا
اسقاط و اٹھرا کا مجرب علاج ہے
قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے
طبیہ عجائب گھر قادیان

ایسا کبھی نہ کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریل گاڑی کے باہر کھڑے ہو کر ہرگز سفر نہ کیجئے۔ ایسا کرنے سے آپ سگنل کے کھمبے یا پل سے ٹکرا جائیں گے اور آپ کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ آپ اس طرح زخمی ہوں یا جان کھو بیٹھیں تو ریلوے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دیتی۔ کیونکہ اس قسم کا سفر قانوناً ممنوع ہے۔ اگر ڈبے کے اندر گھسنے کا موقع نہ مل سکے تو سفر ہرگز نہ کیجئے۔ جان بوجھ کر ایسا کام کرنا جس میں ہڈی پسلی ٹوٹنے یا جان جانے کا خطرہ ہو اپنے ساتھ اور اپنے بال بچوں کے ساتھ بے جا زیادتی کرنا ہے۔

آج کل ریلوں میں بڑی بھیڑ ہوتی ہے کیونکہ گاڑیاں کم چل رہی ہیں اور ڈبے کم ہو گئے ہیں۔ گاڑیاں اس لئے کم چل رہی ہیں کہ ریلوں کا سب سے پہلا فرض سارے ملک میں کھانے کی چیزیں۔ کپڑے اور ایندھن پہونچانا ہے۔ آپ کے سفر کرنے سے زیادہ ضروری ہے کہ آپ کے کھانے کو غلہ اور پہننے کو کپڑے برابر ملتے رہیں۔

سفر کم کیجئے اور سفر میں خطرہ مول نہ لیجئے

ریلوے بورڈ نے شائع کیا۔

FAA 684

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۰ر اگست - اتحادی فوجیں اب پیرس سے ۱۱۶ میل دور ہیں - لیمان کے اہم جنکشن پر قبضہ کے بعد وہ کافی آگے بڑھ چکی ہیں - لیمان سے ساٹھ میل مغرب مشرق میں بھی وہ ایک اہم مقام پر قبضہ کر چکی ہیں - برلیسٹ جزیرہ نما میں سامانو کی بندرگاہ پر بھی قبضہ کیا جا چکا ہے - برلیسٹ اور لوریان میں دشمن کا صفایا کیا جا رہا ہے - دریائے اورن کے پار ہمارے مورچہ پر دشمن نے کئی جوابی حملے کئے - مگر بے سود۔

لنڈن ۱۰ر اگست - مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ نے دشمن کی یو بوٹوں کے بارہ میں ایک بیان شائع کیا ہے - جس میں بتایا گیا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے دشمن کی پانچ سو یو بوٹیں [illegible] ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۱۰ر اگست - جرمن [illegible] اور [illegible] فوجوں کے [illegible] مشرقی پرشیا کی سرحد پر روسیوں کا بہت سخت مقابلہ کر رہے ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں نے روسیوں کو اس سرحد پر روکنے کا پختہ [illegible] کر رکھا ہے - [illegible] کے شمال مشرق میں روسیوں نے ایک اور حملہ شروع کیا ہے - کارپیتھین میں ایک شہر لے لیا ہے جو چیکو سلواکیہ کی سرحد سے بیس میل ہے۔

لنڈن ۱۰ر اگست فلورنس کے جنوب مشرق میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے - اتحادی فوج نے شمال کی طرف بڑھتے ہوئے [illegible] اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے - دشمن نے کئی جوابی حملے کئے - مگر سب کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔

کانڈی ۱۰ر اگست - اتحادی فوج منی پور کے علاقہ سے بچے کھچے جاپانی [illegible] کر رہی ہے - ٹیڈم روڈ پر جاپانیوں کو ایک چوکی سے نکال دیا گیا ہے - دو دن [illegible] چوکیوں پر حملے کئے جاتے رہے۔

لنڈن ۱۰ر اگست - پانچ سو سے زیادہ امریکن بم باروں نے اٹلی کے اڈوں سے اڑ کر ہنگری میں طیارہ ساز کارخانوں اور تیل کے ذخائر پر حملے کئے۔

واشنگٹن ۱۰ر اگست - آئی ٹاپے میں گھری ہوئی جاپانی فوج نے باقاعدہ مزاحمت [illegible] ہے - یہاں سے نکل جانے کی کوشش میں دشمن نے سات ہزار سپاہیوں سے ہاتھ دھوئے [illegible] ہے کہ وہ اکٹھے ہی دو ہزار جاپانی [illegible] امریکن فوج کا

قبضہ ہو چکا ہے - آئی ٹاپے کے علاقے میں بچے کھچے جاپانی بغیر سامان اور بغیر خوراک کے جنگلوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں - منڈاناؤ کے جنوبی کنارے پر دشمن کے جہازوں پر امریکن طیاروں نے بڑے زور کی بمباری کی ہے۔

لنڈن ۱۰ر اگست - جاپان کے وزیر اعظم جنرل کیوسو نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا - یہ امر بعید نہیں کہ اتحادی جاپان پر چڑھائی کر دیں - وہ جنوبی علاقوں سے جاپان کی سپلائی لائن کو کاٹ دینا چاہتے ہیں۔

چنگکنگ ۱۰ر اگست - جاپانیوں نے ہونان کے محاذ پر ہنگ یانگ کے شہر پر قبضہ کر لیا - ہنگ یانگ ہنکاؤ کینٹن ریلوے پر ایک اہم جنکشن ہے اور موجودہ جنگ میں اس شہر کو طویل ترین محاصرہ سے دوچار ہونا پڑا۔

زیورچ ۱۰ر اگست - معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے فرانس کا مشہور بحری اڈہ بورڈو خود بخود خالی کر دیا ہے۔

راولپنڈی ۱۰ر اگست معلوم ہوا ہے - کہ حکومت ترکستان کے پُر اصرار مطالبہ پر ہندوستانی ساخت کے چار ہزار تار آدھا اور پیٹے کے حساب میں بھیجے گئے ہیں - یہ تار کاروانی رستے سے گئے ہیں۔

بمبئی ۱۰ر اگست - کل ۹ر اگست کی یاد میں ۲۵ کانگرسی سرخ جھنڈیاں اٹھا کر جھنڈے کی سلامی اتارنے کے لئے نکلے تھے - کہ گرفتار کر لئے گئے - مگر شام کے وقت سب کے سب رہا کر دیئے گئے

لنڈن ۱۰ر اگست معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کا برطانوی ہائی کمشنر دہشت پسندوں کی ایک کارروائی کے نتیجہ میں زخمی ہو گیا - تفاصیل کا انتظار ہے۔

لنڈن ۱۰ر اگست - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہٹلر پر قاتلانہ حملہ کی سازش کے الزام میں آٹھ جرمن جرنیل تختہ دار پر لٹکا دیئے گئے۔

لاہور ۱۰ر اگست - معلوم ہوا ہے - کہ مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال بعض پابندیوں کے ساتھ حج کے لئے جانے کی اجازت

دے دی جائے - لیکن حجاز میں قحط اور جہازوں کی کمی کے پیش نظر مختلف صوبوں سے ایک مخصوص تعداد کو ہی اجازت مل سکے گی

لنڈن ۱۰ر اگست گزشتہ چھ ہفتوں میں روسیوں نے ایک لاکھ تیس ہزار مربع میل علاقہ جرمنوں سے آزاد کرا لیا ہے۔

انقرہ ۱۰ر اگست سیاسی تعلقات کے انقطاع کے بعد ترکی کی جرمن نو آبادی کے پانچ ہزار باشندوں میں سے پندرہ سو والیس جرمنی [illegible] ہو چکے ہیں - یہودی النسل جرمنوں کو ترکی میں رہنے کی اجازت حاصل ہو سکے گی۔

لنڈن ۱۰ر اگست - کہا جاتا ہے کہ حکومت روس کی طرف سے برطانیہ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کیا جائے - اور اس ملک کو آزادی دی جائے۔

لنڈن ۱۰ر اگست - ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ فن لینڈ کے سابق وزیر خارجہ نئی حکومت میں وزیر اعظم بنا دیئے گئے ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ نئی حکومت روس سے صلح کر لے گی۔

لاہور ۱۰ر اگست - معلوم ہوا ہے کہ سردار شوکت حیات خان کے خلاف مختلف الزامات کی تحقیقات شروع ہو گئی ہے - خفیہ پولیس نے مختلف سرکاری محکموں کی بعض اہم دستاویزات پر بھی قبضہ کر لیا ہے - بعض لوگوں کے بیانات بھی لئے جا رہے ہیں

امرتسر ۱۰ر اگست - کل ۹ر اگست تھا - اس لئے تمام بڑی بڑی منڈیاں بند رہیں۔

کٹک ۱۰ر اگست ضلع پوری میں زور کی بارشیں ہوئی ہیں - بعض دریاؤں میں سیلاب آ گئے ہیں - جن سے لوگوں کو بہت جانی و مالی نقصان ہو چکا ہے۔

نیویارک ۱۰ر اگست - اٹلی میں اس وقت نئی قسم کی طیارہ شکن توپ استعمال کی جا رہی ہے جو اوسطاً دو سو فائر کر کے دشمن کا ایک طیارہ گرا لیتی ہے - پہلے جو توپیں استعمال ہوتی تھیں وہ اوسطاً تین ہزار فائروں کے بعد ایک طیارہ گرا سکتی تھیں۔

لنڈن ۱۰ر اگست - معلوم ہوا ہے - کہ سر فیروز خان نون کو حکومت ہند کی فوجی

پالیسی سے اختلاف ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید وہ مستعفی ہو جائیں۔

ڈربن ۱۰ر اگست - چند روز پیشتر جنرل سمٹس وزیر اعظم جنوبی افریقہ اور ہندوستانی لیڈروں کیا بات چیت شروع ہوئی تھی - جو ناکام ہو چکی ہے

دہلی ۱۰ر اگست - کوہ مری کے قریب ایک نمک کی کان دریافت ہوئی ہے - اور حکومت ہند نے اس سے استفادہ کے لئے ایک چار سالہ پروگرام مرتب کر لیا ہے۔

بمبئی ۱۰ر اگست - آٹھ ماہ کے بعد کل پہلی بار ریزرو بنک نے سونا فروخت کرنا شروع کیا - شروع میں نرخ -/۲/۷۵ فی تولہ تھا جو بڑھ کر -/۲/۷۶ تک پہنچ گیا۔

لنڈن ۱۰ر اگست - پولینڈ کا وہ علاقہ جہاں تین لاکھ ٹن تیل پیدا ہوتا ہے - اب روسیوں کے قبضہ میں آ چکا ہے - پولینڈ پر قبضہ کے بعد جرمنوں نے مغربی علاقہ میں کئی کارخانے بنائے تھے - جو سب کے سب روسیوں کے قبضہ میں آ چکے ہیں پولینڈ کے وزیر اعظم اور مارشل سٹالن میں ایک اور ملاقات کی خبر آئی ہے - جو خوشگوار فضا میں ختم ہوئی

لنڈن ۱۰ر اگست - فرانس کے آزاد علاقہ سے نکلنے والے اخبارات اب انگلستان آنا شروع ہو گئے ہیں - ان میں جنرل ڈیگال کے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا بلیٹن بھی ہے -

قاہرہ ۱۰ر اگست - مصر کی حکومت نے وشی گورنمنٹ سے تعلقات قطع کر کے جنرل ڈیگال کی حکومت کو فرانس کی جائز حکومت تسلیم کر لیا ہے

لنڈن ۱۰ر اگست اتحادی فوجوں نے پیرس کو جنوب کی طرف سے کاٹ دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۰ر اگست - امریکہ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکن نیوی کے امیر البحر مرڈ موان جنہوں نے امریکن فوجوں کو نارمنڈی میں اتارا تھا - خودکشی کے نتیجہ میں ہلاک ہو گئے - خودکشی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ آپ جنگ کی وجہ سے تھک کر چور ہو چکے تھے

لنڈن ۱۰ر اگست - وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ — کنیڈا - بلجیم یونان - ہالینڈ - ناروے - پولینڈ امریکہ اور فرانسیسی گورنمنٹوں میں جنگ ختم ہونے کے فوراً بعد کے عرصہ میں جہاز سازی کے بارے میں اتفاق ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ر اگست - امریکی فوجیں نانگ شہر ۴۴